صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 48

منگل یکم دسمبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل یکم دسمبر 2015ء 18 صفر 1437 ہجری یکم فتح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 272

خدا کے بندے

وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں
دنیا والوں نے انہیں بے گھر کیا بے در کیا
پھر بھی ان کے قلب حب خلق سے معمور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(کلام محمود)

دورہ جاپان کی روداد، بیت الذکر کا افتتاح، ریسپشنز، میڈیا انٹرویوز، وسیع پیمانے پر دین حق کی تشہیر

بیت الاحد کے افتتاح اور میڈیا کے ذریعے 5 کروڑ 20 لاکھ افراد تک دین حق کا پیغام پہنچا

جہلم میں چپ بورڈ فیکٹری پر حملہ، مالکان کے صبر وشکر کے جذبات اور حق کی خاطر آواز بلند کرنے والوں کا شکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 نومبر 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ میں اپنے حالیہ دورہ جاپان کی روداد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ دنوں میں جاپان میں وہاں کی پہلی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے گیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے باوجود وہاں مشکل حالات اور روکوں کے ہمیں بیت الذکر بنانے کی توفیق دی اور دین حق کا پیغام پہنچانے کا پہلا مرکز اس ملک میں قائم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کے ترجمے سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیت الاحد نا گویا کی افتتاحی تقریب میں شامل معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں دین حق کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ اس بیت سے جماعت احمدیہ کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن وسکون پھیلے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ریسپشن میں تقریباً 109 جاپانی مہمان اور 8 دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ تمام پڑھے لکھے اور سر کردہ افراد تھے۔ انہوں نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بات بھی کی، جو بہت اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر ہمیں دین حق کی اصل تصویر نظر آئی، ہم نے اس خطاب سے دین کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میڈیا کے ذریعے بھی بیت الذکر کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک دین حق کا پیغام پہنچا۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں نے میرے چار انٹرویوز کئے۔ اس طرح ٹی وی چینلز، اخبارات اور انٹرنیٹ ویب سائٹ کے ذریعے سے مجموعی طور پر 5 کروڑ 20 لاکھ افراد تک دین حق کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے ہیں جو بیت الذکر کے ذریعے دین حق کا اصل پیغام دنیا کو پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ٹوکیو میں بھی ایک ریسپشن کا پروگرام ہوا جس میں 63 جاپانی سر کردہ افراد شامل ہوئے۔ حضور انور کا خطاب سن کر یونیورسٹی کے ایک چانسلر نے کہا آپ نے انتہائی مختصر وقت میں پیش آمدہ حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا اور دین حق کی تعلیم بھی بتا دی۔ خلیفہ نے ہم جاپانیوں کو ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور کہا ہے کہ جاپان کو چاہئے کہ وہ اپنی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کے فساد کی روک تھام کے لئے سب سے آگے کھڑا ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الذکر کے افتتاح اور دورے کے بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جاپان کو توفیق دے کہ وہ اس تعارف کو جو اس بیت الذکر کی وجہ سے ہوا ہے اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے گزشتہ دنوں جہلم پاکستان میں احمدیوں کی چپ بورڈ فیکٹری کو مخالفین احمدیت کی طرف سے نذر آتش کئے جانے کا بھی ذکر فرمایا۔ املاک کو پہنچائے جانے والے نقصان اور وہاں سے احمدی افراد کے معجزانہ طور پر زندہ بچ جانے کا تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے فیکٹری مالکان کا تعارف بیان فرمایا کہ یہ فیکٹری حضرت مسیح موعود کے پوتے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور اب ان کے بیٹے محترم مرزا نصیر احمد طارق صاحب فیکٹری چلا رہے تھے جو کہ امیر ضلع جہلم بھی ہیں۔ حضور انور نے فیکٹری مالکان کے اس مالی نقصان پر صبر اور شکر کے جذبات کا اظہار کیا اور اسی طرح فیکٹری کے گیٹ سیکیورٹی انچارج مکرم قمر احمد صاحب جن پر مقدمہ بنا کر گرفتار کیا گیا ہے ان کی رہائی کے لئے دعا کی۔ فرمایا کہ اس واقعہ میں خوش آئند بات یہ ہے کہ اس دفعہ بعض غیر از جماعت سیاستدانوں اور افراد نے بھی میڈیا پر آکر اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے کالا گجراں اور محمود آباد جہلم میں بھی جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر پر مخالفین کے حملے کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وہاں سب احمدیوں کو محفوظ رکھے اور فیکٹری مزدوروں کے لئے بہتر روزگار کے سامان مہیا فرمائے۔ آمین

حقوق اخوت نہ چھوڑو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔‘‘

’’مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللہَ لا یغیر ...... (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھا لے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔‘‘

(ڈائری حضرت مسیح موعود 28۔اپریل 1905ء)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ (روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

یقیناً ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود پر سچا ایمان رکھتا ہے اس بات پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صرف 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھی ہوئی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جارہا ہے جو آپ سے اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلا دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا

ہر ابتلا چاہے وہ احمدی پر احمدیت کی وجہ سے ذاتی ہو یا بعض جگہ پوری جماعت اس تکلیف میں سے یا ابتلا میں سے گزر رہی ہو تو ایسا ہر ابتلا پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے

جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ آپ کی سچائی کی طرف لوگوں کی رہنمائی فرماتا تھا آج بھی بیشمار لوگ ہیں جن کی اس طرح رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے

گزشتہ سال میں خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے بہت سارے واقعات میں سے بعض کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ یہ بتانے کے لئے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے سچے فرستادے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں۔ مسیح اور مہدی ہیں۔ بلکہ آپ کے بعد جاری نظام خلافت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے اور حضرت مسیح موعود کے مشن کو جاری رکھنے والا ہے خلفاء کو بھی خواب میں دکھا کر رہنمائی فرما دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں جو وہ کر رہا ہے اور جماعت یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور یقیناً یہ واقعات ہمارے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے ہیں

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری قوت یقین بڑھ رہی ہے؟ کیا ہمارے دل روشن ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری دین کی طرف رغبت ہے؟ کیا ہم دینی احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں

ان ملکوں میں آ کر صرف دنیا داری کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں وہ بہرحال ادا کرنے فرض ہیں۔ نمازیں جو ہیں بہرحال ادا کرنی ضروری ہیں اور سمجھ کر ادا کرنی ضروری ہیں۔ پس یہ نہ ہو کہ ہماری نسلیں بہت پیچھے چلی جائیں اور نئے آنے والے ان انعامات کے وارث بن کر جن کا حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اپنے مقام کو ہم سے بہت بلند کر لیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16۔ اکتوبر 2015ء بمطابق 16۔ اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام بیت العافیت فرینکفرٹ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ دنوں میں ہالینڈ میں تھا۔ وہاں ایک جرنلسٹ، جو ریجنل اخبار میں لکھنے والے ہیں اور نیشنل اخبار بھی ان سے آرٹیکل لیتے ہیں، مجھے کہنے لگے کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقیناً جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے اور اب تو یہ بات ہمارے غیر بھی مانتے ہیں جن کی جماعت پر نظر ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں گونج رہی ہے۔ اور پھر اس کی امتیازی شان اس وقت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے، زیادہ روشن ہو کر ابھرتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت جب ایک عام آدمی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی حضرت مسیح موعود بڑے وثوق سے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہوگا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پھیلا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس سلسلے کو دنیا میں پھیلائے۔

بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور فرمایا کہ آجکل کے موجودہ ابتلا سب دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔

آپ نے فرمایا کہ ''کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور عجیب۔ یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے۔''

پس ہم تو اس ایمان پر قائم ہیں اور یقیناً ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود پر سچا ایمان رکھتا ہے اس بات پر قائم ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صرف 125 سال پہلے ایک چھوٹے سے دور دراز علاقے سے اٹھی ہوئی آواز کو دنیا کے کونے کونے میں نہ صرف پھیلا دیا بلکہ مخلصین کی جماعتیں بھی قائم فرماتا چلا جا رہا ہے جو آپ سے اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھ رہی ہیں تو وہ خدا اپنے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ بات بھی پوری فرمائے گا کہ ابتلا دور ہو جائیں گے اور یہ سلسلہ سب پر غالب ہوگا۔ آجکل ہم اس دور میں سے گزر رہے ہیں جب یہ سلسلہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور یہ تدریجی ترقی دنیا کو اب نظر بھی آ رہی ہے تبھی تو اس جرنلسٹ نے مجھے پوچھا تھا کہ کیا یہ جماعت اب دنیا میں سب سے زیادہ

پھیلنے والی جماعت ہے۔ اور کئی اور جگہ بھی غیر یہ سوال کرتے ہیں اور اعتراف بھی کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی تیزی سے ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ گو ابتلا بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں لیکن اگر دشمن کی نیت اور کوشش کو دیکھیں تو یہ ابتلا کچھ بھی نہیں اور پھر ہر ابتلا چاہے وہ احمدی پر احمدیت کی وجہ سے ذاتی ہو یا بعض جگہ پوری جماعت اس تکلیف میں سے یا ابتلا میں سے گزر رہی ہو تو ایسا ہر ابتلا پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور جلوے دکھاتا ہے۔ ہر احمدی جو پاکستان سے ان مغربی ممالک میں آیا ہے اگر اس کے اندر شکرگزاری کا احساس ہے تو اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ حالات کی وجہ سے اپنے ملک سے ہجرت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے کس قدر فضل فرمائے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک سے جو رپورٹس آتی ہیں جن میں بیعتوں کا ذکر اور بیعت کرنے والوں کے واقعات ہوتے ہیں انہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت کہاں کہاں پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ تائیدات کے نظارے بھی کیسے کیسے دکھا رہا ہے۔ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا، انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے، اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا اور اس کے جھوٹ کا پول کھل جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ ختم ہونے کا سوال نہیں ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ ترقیات دکھا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ

”مخالفوں نے ہر طرح مخالفت کی مگر خدا نے ترقی دی۔ یہ سچائی کی دلیل ہے کہ دنیا ٹوٹ کر زور لگا دے اور حق پھیل جاوے“ فرمایا کہ ”اب ہمارے مقابل کونسا دقیقہ مخالفت کا چھوڑا گیا مگر آخر ان کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔ یہ خدا کا نشان ہے۔“ ......

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح نشان دکھاتا ہے، کس طرح پکڑ پکڑ کر لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں لاتا ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک دفعہ ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود کی نسبت بتایا گیا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ وہ ایک فقیر کا مرید تھا جو داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا۔ درباروں میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ یعنی خدا تعالیٰ سے ہمیں بھی پوچھ لینے دو کہ سچائی کیا ہے؟ دوسرے دن اس نے بتلایا کہ خدا نے کہا کہ مرزا مولیٰ ہے۔ پہلے فقیر نے اس پر کہا کہ مولانا کہا ہوگا۔ وہ تیرا اور میرا ہم جیسے سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو، مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور کے ردّ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں ...... نے اسے فرمایا کہ تُو ردّ لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔

پس یہ خدا تعالیٰ کی رہنمائی ہے جو وہ سعید فطرت لوگوں کی کرتا ہے۔

آج جب (دعوت الی اللہ) کے وسائل اس وقت کی نسبت بہت زیادہ ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے وقت میں تھے لیکن پھر بھی جو رہنمائی اللہ تعالیٰ لوگوں کی رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ فرماتا ہے اس کا دلوں کو کھولنے میں بہت بڑا حصہ ہے۔ بیشک (دعوت الی اللہ) بھی اس پر اثر کرتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ چاہے لیکن اللہ تعالیٰ براہ راست رہنمائی کے سامان بھی کرتا ہے اور آج بھی بیشمار لوگ ہیں جن کی اس طرح رہنمائی ہوئی اور ہو رہی ہے اور وہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کو مانتے ہیں، آپ کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں۔

اس وقت مَیں گزشتہ سال میں ہونے والے بعض ایسے واقعات کی مثالیں پیش کرتا ہوں۔ بہت سارے واقعات میں سے چند ایک لئے ہیں جن کی خوابوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کی باتیں سن کر کہ قادیان سے ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ بعض تو ایسے علاقوں میں ہیں جہاں کسی طرح کا نظامِ رسل و رسائل اور مواصلات بھی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرما رہا ہے۔

ایک چھوٹا سا آئی لینڈ ہے ماریشس کے پاس مایوٹے (Mayote)۔ وہاں (مربی) دورے پر گئے تو کہتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست نے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا۔ کچھ عرصے بعد انہیں ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا تو ایم ٹی اے پر حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر فوراً کہنے لگے کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہیں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس طرح ان کو یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی حقیقی (دین) ہے۔ چنانچہ جب ان کو اس کے اور احمدیت کے بارے میں بتایا گیا تو وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

اسی طرح گنی کناکری افریقہ کا ایک اور دور دراز بالکل دوسری طرف ملک ہے۔ یہاں شہر میں ایک یونیورسٹی کے طالبعلم سلیمان صاحب تھے۔ لمبے عرصہ سے زیر (دعوت) تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ اب میں مطمئن ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آپ کس طرح مطمئن ہوئے تو انہوں نے اپنی خواب بیان کی کہ میں ایک کشتی میں سوار ہوں اور ہماری کشتی کے قریب ایک دوسری کشتی ڈوب رہی ہے اور اس کے مسافر ہمیں مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ ہم ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہماری کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ ہم جس میز کے گرد بیٹھے ہیں وہاں امام مہدی بھی موجود ہیں۔ خواب میں یہ دیکھتے ہیں کہ ایک میز کے گرد بیٹھے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود موجود ہیں اور پینے کے لئے دودھ کا پیالہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ لیا اور خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا جس کا ذائقہ نہایت عمدہ تھا۔ اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو مَیں سمجھ گیا کہ یہ زندگی بخش جام حضرت مسیح موعود کی کشتی میں سوار ہونے اور آپ کی بیعت کرنے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

اسی طرح ایک ملک آئیوری کوسٹ ہے۔ یہاں کے ایک رہائشی اللّسان (Alassane) صاحب ہیں۔ انہوں نے ایک خواب بیان کی کہ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے۔ میرا ایک ساتھی مجھے کہتا ہے کہ اس مجمع میں امام مہدی بھی ہیں۔ تجسّس کی وجہ سے مَیں امام مہدی سے ملنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ میرا ساتھی مجھے کہتا ہے کہ امام مہدی سے ملنے سے پہلے احمدیت قبول کر لو۔ چنانچہ میں خواب میں ہی بیعت کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد جب میں مجمع کے قریب ہوتا ہوں تو واقعی اس میں امام مہدی کو دیکھتا ہوں کہ آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں۔ اس خواب کے بعد اللّسان تراؤرے صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

پھر ہندوستان، ساؤتھ انڈیا کا جو کیرالہ کا علاقہ ہے، اس میں ایک نومبائع دوست کو ایم ٹی اے اور خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ لکھنے والے وہاں کے صدر جماعت ہیں۔ پانچ ماہ قبل جب انہوں نے رپورٹ بھیجی تو لکھتے ہیں کہ موصوف اپنے گھر میں کیبل کے ذریعہ ٹی وی دیکھا کرتے تھے۔ اچانک ان کو ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ یہ دوست عبدالحمید صاحب تھے جو احمدی ہوئے۔ یہ طریقت مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور ایک پیر صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ابھی ایک دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مزار حضرت مسیح موعود کی زیارت کر رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے پیر صاحب کو بھی زیارت کرتے ہوئے دیکھا جو فوت ہو چکے ہیں۔ اس خواب کے بعد یہ کہتے ہیں کہ جماعت کا پتا کرتے ہوئے صدر جماعت کے پاس آئے۔ بیعت کے لئے اصرار کیا۔ انہوں نے مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر امیر ضلع کے پاس گئے۔ انہوں نے بھی مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر یہ قادیان بھی پہنچ گئے اور وہاں جا کے بیعت کر لی۔

اسی طرح تیونس جو نارتھ افریقہ کا ملک ہے، یہاں کے ایک دوست قادر صاحب ہیں۔ وہ کہتے

ہیں کہ میں جماعت سے متاثر تو تھا لیکن بیعت کی طرف میرا دل نہیں جاتا تھا۔ تسلّی نہیں تھی کہ بیعت کروں۔ کیوں؟ اس لئے کہ امام مہدی کو نبی کے طور پر ماننے کے لئے تیار نہیں تھا اور یہی چیز بنیادی چیز ہے۔ اگر (-) کو خاص طور پہ یہ سمجھ آ جائے کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ایک غیر شرعی نبی کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی آپ نے جو کچھ پایا ہے وہ پایا ہے اور آپ کے طفیل آپ سے محبت اور پیار کی وجہ سے نبی آ سکتا ہے اور آپ کے طفیل اللہ تعالیٰ فضل فرما سکتا ہے اور مسیح نے جو آنا تھا وہ نبی کے مقام کے ساتھ ہی آنا تھا۔ تو بہر حال یہ ماننے کو تیار نہیں تھے۔ پھر کہتے ہیں مَیں نے فیصلہ کیا کہ اسی صورت میں بیعت کروں گا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے بتا دے کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی امام مہدی ہیں۔ اس دوران کہتے ہیں میری گفتگو ایک احمدی دوست سے ہوئی تو اس نے مجھے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ جو امام مہدی کو پہچاننے کے باوجود بیعت نہیں کرے گا وہ جہالت کی موت مرے گا۔ تو کہتے ہیں کہ اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ میں نے رات کو استخارہ کیا اور خواب میں دیکھا کہ میں قرآن کریم پڑھ رہا ہوں اور ایک ایسے مقام پر کا جہاں لکھا تھا...... کہتے ہیں کہ یہ خواب دیکھ کے مَیں نے فوراً بیعت کر لی۔

پھر ایک اور ملک مالی ہے۔ وہاں کے (مربی) کہتے ہیں کہ یہاں کے ایک چھوٹے سے قصبے کے رہنے والے ایک معمر شخص کولی بالی صاحب ہیں۔ بڑی عمر کے شخص تھے۔ دسمبر 2014ء میں انہیں بیعت کی توفیق ملی۔ وہ کہتے ہیں کہ 1964ء میں جب وہ آئیوری کوسٹ میں تھے انہوں نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ دو سفید رنگ کے آدمی ان کے پاس آتے ہیں جنہوں نے کہا کہ امام مہدی آ چکے ہیں ان کی بیعت کرو۔ اس خواب کے بعد وقت گزر گیا انہوں نے آرمی جوائن کر لی۔ خواب بھی بھول گئی۔ لیکن 2014ء میں ایک روز ریڈیو tune کر رہے تھے تو احمدیہ ریڈیو مل گیا۔ وہاں ہمارے ریڈیو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی چل رہے ہیں۔ جب اس کو سننا شروع کیا اور امام مہدی کی آمد کا سنا تو کہتے ہیں میری دل کی کیفیت بدل گئی اور خواب بھی یاد آ گئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ وفات سے قبل ان کو امام مہدی کی بیعت میں آنے کی توفیق ملی جس کی اطلاع ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پچاس سال پہلے دے دی گئی تھی۔ تو نیک فطرتوں کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اور ایک عرصہ لمبا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

پھر ایک اور ملک سوازی لینڈ ہے۔ وہاں ایک احمدی نوجوان طاہر صاحب ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔ اس سال رمضان میں ستائیسویں کی رات خواب میں انہوں نے دیکھا کہ چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہے گویا کہ ایک دن کا سماں ہے۔ خواب میں ہی آواز آئی کہ یہ وہ روشنی ہے جسے تم نے پا لیا ہے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ یہ آہستہ آہستہ پورے سوازی لینڈ میں پھیل جائے گی۔ خواب میں مجھے سمجھایا گیا کہ اس روشنی سے مراد احمدیت ہے جو آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس خواب کے بعد اس نو احمدی کو غیر معمولی طور پر ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

پھر مالی کا ایک اور واقعہ ہے۔ ایک جماعت ناندرے بوغو میں ایک بزرگ سعید صاحب ہیں۔ احمدیت کے بارے میں انہوں نے سنا تھا لیکن وہ احمدیت کے بارے میں اپنی تسلی کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے چالیس راتوں کا چلّہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اکیسویں رات انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود اور ساتھ مجھے بھی دیکھا کہ دونوں ان کے گھر میں آتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ آسمان پر لے جاتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں یہ خواب دیکھ کر ان کی تسلی ہو گئی ہے اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ افریقن لوگ یونہی احمدیت قبول کر لیتے ہیں لیکن چونکہ ان میں حق قبول کرنے کی جستجو ہے اس لئے سنتے ہیں اور پرکھتے ہیں۔ ڈھٹائی نہیں دکھاتے اور کیونکہ فطرت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی بھی فرماتا ہے۔ دین کے لئے ان کے دل میں ایک درد تھا۔ تبھی تو چالیس دن انہوں نے چلّہ کرنے کا سوچا۔

مالی کے ہی ایک اور صاحب ماما صاجو با (Mama Sajoba) ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں سنا لیکن انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آیا جماعت سچی ہے یا نہیں۔ اس پر انہوں نے استخارہ کیا۔ استخارے کے تیسرے دن انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک کشتی میں سفر کر رہے ہیں۔ یہ کشتی عین پانی کے درمیان میں الٹ جاتی ہے اور تمام لوگ ڈوبنے لگتے ہیں۔ اتنے میں پانی سے ایک بچہ نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم بچنا چاہتے ہو تو احمدیت قبول کر لو۔ اس پر انہوں نے خواب میں ہی احمدیت قبول کر لی جس سے وہ بچ جاتے ہیں جبکہ دیگر تمام افراد ڈوب جاتے ہیں۔ چنانچہ خواب کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر سیرالیون سے عبدل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب تو احمدی تھے۔ (بعض دین سے دور ہٹے ہوؤں کو، بگڑے ہوؤں کو بھی اللہ تعالیٰ والدین کی دعا کی وجہ سے یا اپنی اور نیکیوں کی وجہ سے بھی رہنمائی فرماتا ہے) کہتے ہیں میرے والد صاحب احمدی تھے لیکن میں بعض وجوہات کی بنا پر جماعت سے دُور ہوتا گیا اور تبلیغی جماعت میں شامل ہو کر تبلیغ کے لئے جانے لگ گیا۔ تبلیغی جماعت والے افریقہ میں بھی پاکستان سے بھی جاتے ہیں، ہندوستان سے بھی جاتے ہیں تو کہتے ہیں بہر حال (مربی) نے اور میرے والد صاحب نے مجھے کافی سمجھایا مگر مجھے کوئی اثر نہیں ہوا۔ یہ خود لکھتے ہیں کہ کچھ عرصے کے بعد ایک دن مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی اور خوبصورت تصویر آسمان پر ہے جو مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے۔ اگلے ہی دن میں نے تبلیغی جماعت کو چھوڑا اور احمدیت...... میں دوبارہ شامل ہو گیا اور الحمد للہ کہ سارے پروگراموں میں شریک ہوتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ بتانے کے لئے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے سچے فرستادے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں۔ مسیح اور مہدی ہیں۔ بلکہ آپ کے بعد جاری نظام خلافت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے اور حضرت مسیح موعود کے مشن کو جاری رکھنے والا ہے خلفاء کو بھی خواب میں دکھا کر رہنمائی فرما دیتا ہے۔

چنانچہ نائیجیریا سے ایک معلم لکھتے ہیں کہ محمد نامی ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا کہ وہ بحری جہاز پر سوار تھا۔ جب بحری جہاز سمندر کے وسط میں پہنچا تو اچانک طوفان آ گیا اور جہاز ڈوبنے لگ گیا اور زندگی کے آثار ختم ہونے لگے۔ اس وقت اچانک ایک انسان نے ہاتھ پھیلائے اور مجھے کنارے پر لے آیا۔ مجھے نہیں علم تھا کہ یہ خدا کا بندہ کون ہے۔ کچھ عرصے بعد اس محمد نامی شخص کا رابطہ ہمارے ایک داعی الی اللہ اور معلم سے ہوا۔ داعی الی اللہ نے اس شخص کو ایم ٹی اے دکھایا تو ایم ٹی اے پر جب اس نے میری شکل دیکھی تو یکدم کہنے لگا کہ یہی وہ خدا کا بندہ تھا جس نے مجھے بچایا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے سارے خاندان کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح سوڈان سے (سوڈان کے لوگ مذہب کے معاملے میں بڑے کٹر ہیں) وہاں کے احمد صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں ڈاکٹر امیر صاحب ہیں انہوں نے فون کر کے انہیں بتایا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں اور پھر اگلے روز جمعہ تھا وہ جمعہ پر آ گئے اور جمعہ ہمارے ساتھ ادا کیا۔ بیعت کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی اہلیہ نے اپنے میاں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ خواب میں دیکھا کہ حضور ان سے پوچھتے ہیں کہ ابھی تک آپ نے بیعت کیوں نہیں کی۔ اس پر انہوں نے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ میں بیعت کے لئے تیار ہوں۔ اسی طرح ان کی بیٹی نے بتایا کہ انہوں نے مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ دیکھا۔ کہتے ہیں اس سے امیر صاحب کو یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے کیونکہ بیوی نے ایک خلیفہ کو دیکھا اور بیٹی نے دوسرے خلیفہ کو دیکھا تو یہ یقین ہو گیا کہ جماعت سچی ہے اور خلافت کا نظام سچا ہے۔ موصوف کا تعلق صوفی خاندان سے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں کے ایک بزرگ مجذوب ابراہیم صاحب ہیں جن کی رؤیا و کشوف پورے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے ان مجذوب کو فون کر کے جماعت کے بارے میں پوچھا کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ ظاہر ہو کر فوت بھی ہو گئے ہیں۔ آپ کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ اس وقت امام مہدی کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ کیا مجھے ان کی

بیعت کرنی چاہئے تو مجذوب صاحب نے کہا کہ بیعت کرلیں۔ اس کے بعد جس طرح وہ واقعہ جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہوا جو داتا گنج بخش کے پاس فقیر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجذوب ہیں اور وہ رہنمائی لے کے ایک شخص کو بتا رہے ہیں اسی طرح ان کو بھی 120 سال کے بعد رہنمائی اس ایک اور مجذوب سے ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے فون اپنی اہلیہ کو دیا اور انہوں نے مجذوب سے پوچھا کہ بیعت بہتر ہے یا راہ طریقت سے چمٹے رہنا۔ مجذوب نے کہا کہ جب انسان بیعت کرلیتا ہے تو خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

اسی طرح بینن کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے (مربی) لکھتے ہیں کہ کوتو نوشہر میں ایک سال قبل بیلو (Bello) نامی ایک نائیجیرین دوست کاروبار کے سلسلہ میں آئے۔ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلے تو محلے میں دو (بیوت) دیکھ کر اس سوچ میں پڑ گئے کہ کس مسجد میں جاؤں۔ چنانچہ یہاں اب اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ سے (بیت) دکھا کر ایک اور رہنمائی فرما رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ غیر (از جماعت) کی مسجد میں گئے اور دوسرے جمعہ پر پھر وہ احمدیوں کی (بیت) میں آ گئے۔ کہتے ہیں پھر میں نے دونوں ...... کے متعلق معلومات اکٹھی کرنی شروع کیں تو لوگوں نے احمدیوں کے متعلق برا بھلا کہا۔ لوگوں کی باتوں سے مَیں سوچ میں پڑ گیا کہ صفائی اور سلیقے کے لحاظ سے تو احمدیوں کی (بیت) منظّم ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ احمدی (دین) کے خلاف ہیں۔ ان کا نبی اور ہے۔ لیکن مجھے سکون ان کی (بیت) سے ہی ملا ہے۔ چنانچہ میں دعا میں لگ گیا کہ اے خدا! تو ہی میری مدد اور رہنمائی کر۔ میں یہاں اس علاقے میں نیا ہوں۔ احمدیوں کی (بیت) میں جاتا ہوں تو سکون ملتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ احمدی برے ہیں، کافر ہیں۔ دوسری مسجد میں دل نہیں لگتا۔ اس صورتحال میں گھر میں ہی نماز پڑھتا رہا۔ نہ اِدھر جانا شروع کیا نہ اُدھر گیا۔ دونوں طرف ہی جانا چھوڑ دیا تو کہتے ہیں تین چار دن بعد مجھے خواب میں میرے گھر کے دو صابن دکھائے گئے۔ دو صابن پڑے تھے ایک نیلے رنگ کا صابن جو کہ جرمن صابن تھا جبکہ دوسرا لوکل صابن تھا۔ کہتے ہیں مجھے نیم بیداری میں تعبیر سمجھائی گئی کہ نیلے رنگ سے مراد نیلے رنگ کی صفیں ہیں۔ بیدار ہو کر میں نے سوچا کہ جمعہ والے دن احمدیوں کی (بیت) میں تو سرخ رنگ کا قالین تھا اور سبز صفیں تھیں۔ لیکن خواب دیکھنے کے بعد دوبارہ میں نے دونوں (بیوت) کا جائزہ لیا تو احمدیہ (بیت) میں مجھے نیلے رنگ کی صفیں ملیں۔ پھر میں نے احمدیہ (بیت) میں ہی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اور مزید دعاؤں میں لگا رہا۔ کہتے ہیں ایک دن خواب میں دیکھا کہ امام نے مجھے ایک کتاب دی ہے اور اس میں بہت ہی خوبصورت ایک تصویر ہے۔ چنانچہ اگلے جمعہ نماز کے بعد احمدیہ (بیت) کے امام سے ملا اور کہا کہ میں (دین) احمدیت کے بارے میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ میری اتنی سی بات سن کر کہتے ہیں کہ میں آپ کو ایک دو دن میں کتاب بھجوا دیتا ہوں۔ چنانچہ مجھے جو کتاب بھجوائی گئی بجائے اس کے کہ کوئی مسائل کی کتاب ہوتی، حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بارے میں کوئی کتاب ہوتی، کوئی حدیثوں سے حوالے دیئے جاتے، انہوں نے جو کتاب بھجوائی وہ World Crisis and the Pathway to Peace تھی۔ کہتے ہیں اسے مَیں نے کھولا تو پہلے صفحے پر وہی تصویر تھی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ کہتے ہیں اس سے میرا ایمان اور بڑھ گیا۔ پھر مجھے ایک مرتبہ قرآن کریم دکھایا گیا۔ جو قرآن میرے پاس گھر میں تھا وہ نہ تھا بلکہ ایک اور قرآن تھا۔ چند دن کے بعد وہ فرنچ ترجمہ قرآن میں نے (بیت) میں دیکھا جو خواب میں دکھایا گیا تھا۔ (جماعت کا چھپا ہوا فرنچ ترجمہ وہ (بیت) میں دیکھا۔) اس طرح اللہ تعالیٰ میری رہنمائی کرتا گیا گویا کہ وہ خود میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چلا رہا ہے۔ پھر موصوف کہتے ہیں کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے نیم خوابی کی حالت میں بتایا کہ دس احکام ہیں انہیں پڑھو اور پھر خواب میں ہی مجھے وہ دس احکام پڑھ کر سنائے گئے۔ مجھے ان کے الفاظ تو یاد نہ تھے مگر ہر ایک مضمون میرے دل میں راسخ ہوتا جا رہا تھا گڑتا جا رہا تھا۔ کہتے ہیں عین تین چار دن کے بعد میں (بیت) کے مربی صاحب سے باتیں کرنے لگا اور ابھی اس طرف نہیں آیا تھا کہ کیسے بیعت کرنی ہے کہ مربی صاحب نے ایک ورق دیا کہ (دین) پر عمل کرنے کے لئے یہ دس شرائط ہیں ان کو پڑھو اور سمجھو۔ (یعنی جماعت احمدیہ کی اگر حقیقت معلوم کرنی ہے تو) جب میں نے دس شرائط بیعت پڑھیں تو بہت رویا کہ میرے خدا نے کس طرح مجھے ہدایت دی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہتے ہیں اب بیعت کے بعد تو ہر روز مجھے ایک نیا لطف آ رہا ہے اور مزہ آ رہا ہے۔

پھر مصر کے ایک صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں مَیں نے 2004ء میں خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک جگہ آرام کر رہے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوں اور وہ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تمہیں اس معاملے میں تحقیق کرنی چاہئے۔ مجھے اس وقت سمجھ نہیں آئی اور کہتے ہیں مَیں نے اس سے پہلے کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ خواب کے چار سال بعد میں نے ایم ٹی اے دیکھا اور تحقیق کرنے لگا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی۔ کہتے ہیں نومبر 2014ء میں مَیں نے بیعت کرنے سے پہلے خواب دیکھا کہ میں ایک (بیت) میں داخل ہوا ہوں جو نمازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود جلوہ نشین ہیں اور میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ مَیں حضور کے قریب ہوتا ہوں اور ان کی جگہ پھر حضرت خلیفہ اول ہوتے ہیں۔ ایک آواز کہتی ہے کہ یہ (خلیفہ) ہیں۔ میں اور قریب ہوتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جگہ خلیفۃ المسیح الخامس ہوتے ہیں۔ آپ مجھے دیکھتے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور میں بھی دعا میں شامل ہو جاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر یوں کی کہ دعاؤں کی قبولیت حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی اتباع کی برکت سے ہوتی ہے۔

پس یہ حق کو سمجھنے والے خوش قسمت لوگ ہیں۔ ان کے دل کی کیفیت دیکھ کر خدا تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا رہا یا فرماتا ہے اور جیسا کہ بعض لوگوں کی خوابوں سے ظاہر ہے ایسے بھی لوگ ہیں کہ ان کی ایسی واضح رہنمائی فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور وہ جو اپنے آپ کو دین کا عالم سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نومبائعین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ان نومبائعین سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ جو بڑے بڑے مولوی تھے ان کے لئے خدا تعالیٰ نے دروازے بند کر دیئے اور آپ کے لئے کھول دیئے۔

خدا تعالیٰ کا یہ آپ لوگوں پر بھی بڑا احسان ہے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو جماعت احمدیہ کے ممبران ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھنا چاہئے اور اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے آپ میں سے بھی بعض ایسے ہوں جن کے آباؤ اجداد، ان کے بزرگ دادا پڑدادا اس مجلس میں شامل ہوں یا اس مجلس کے شاملین میں سے ہوں جس میں حضرت مسیح موعود نے یہ الفاظ ادا فرمائے تھے اور پھر آپ لوگوں کو ان بزرگوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھا اور اپنی نسلوں میں احمدیت کو جاری رکھا۔

حضرت مسیح موعود جماعت میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ:

''ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو۔ یہ سب کی سب ہمارے مخالفوں سے ہی نکل کر بنی ہے اور ہر روز جو بیعت کرتے ہیں یہ انہی میں سے آتے ہیں۔ ان میں صلاحیت اور سعادت نہ ہوتی تو یہ کس طرح نکل کر آتے''۔ آپ نے فرمایا کہ ''بہت سے خطوط اس قسم کی بیعت کرنے والوں کے آتے ہیں کہ پہلے میں گالیاں دیا کرتا تھا مگر اب میں توبہ کرتا ہوں مجھے معاف کیا جاوے''۔

آج بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے یہی مخالفت کے رویّے تھے لیکن اب وہ اخلاص میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بیعت کی اور بیعت کے بعد اخلاص و وفا میں بڑھے۔

چنانچہ مالی کے ایک (مربی) صاحب نے لکھا کہ ہمارے ایک ممبر جماعت سلیمان صاحب ہیں۔ بیعت کے بعد ان کی اہلیہ ان کے بھائی دیام تپیلے (Diam Tapily) کے پاس چلی گئیں اور عرض کیا کہ تمہارا بھائی اب (-) نہیں رہا۔ یہ مسلمان خاندان تھا۔ بیوی اپنے خاوند کے بھائی کے پاس گئی اور خاوند کے بھائی کو کہا کہ تمہارا بھائی احمدی ہو گیا ہے۔ اب مسلمان نہیں رہا۔ وہ احمدی ہو گیا ہے تم جا کر اس کو سمجھاؤ۔ اس پر ان کے بھائی کو بہت غصہ آیا۔ وہ سلیمان صاحب کے پاس آئے اور احمدیت

چھوڑنے کو کہا اور کہا کہ اگر وہ احمدیت نہیں چھوڑیں گے تو پھر اس کا بھائی اور ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا حتیٰ کہ تمہارا جنازہ بھی مَیں نہیں پڑھوں گا، احمدی ہی پڑھیں گے۔ لیکن سلیمان صاحب نے بھائی کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ثابت قدم رہے۔ ان کے مخالف بھائی نے بھی کچھ عرصہ بعد ریڈیو احمدیہ اس غرض سے سننا شروع کیا کہ احمدیت سے اپنے بھائی کو بچائیں گے۔ سنیں گے اور اس پر اعتراض کریں گے اور بچائیں گے۔ مگر کچھ عرصے بعد خود ان کے مخالف بھائی کے دل کی حالت بدل گئی اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

اسی طرح ہندوستان سے ہمارے مربی اجمل صاحب لکھتے ہیں کہ اس سال 17 جون کو (جب انہوں نے یہ تحریر لکھی) صوبہ بنگال کے ضلع مرشد آباد کے ایک گاؤں میں ایک (-) میٹنگ رکھی گئی۔ اس میٹنگ میں گاؤں کی غیر احمدی مسجد کی کمیٹی کے نگران اور مسجد کے مؤذن اور بعض دیگر پڑھے لکھے غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ میٹنگ کے بعد مسجد کی کمیٹی کے نگران کہنے لگے کہ میرا بھتیجا احمدی ہے اور میں ہمیشہ احمدیوں سے نفرت کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ احمدی بے دین لوگ ہیں لیکن اب میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدی ہی حقیقی ...... ہیں اور باقی سب (دین) سے کوسوں دور ہیں۔ بعد میں پھر اس گاؤں میں بارہ بیعتیں بھی ہوئیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں جو وہ کر رہا ہے اور جماعت یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور یقیناً یہ واقعات ہمارے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "یہ خدا ہی کے سلسلے میں برکت ہے کہ وہ دشمنوں کے درمیان پرورش پاتا اور بڑھتا ہے"۔ فرمایا کہ "انہوں نے بڑے بڑے منصوبے کئے۔ خون تک کے مقدمے بنوائے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو باتیں ہوتی ہیں وہ ضائع نہیں ہوسکتیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر انسانی ہاتھوں یا انسانی منصوبوں کا نتیجہ ہوتا تو انسانی تدابیر اور انسانی مقابلے اب تک اس کو نیست و نابود کر چکے ہوتے۔ انسانی منصوبوں کے سامنے اس کا بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ پس جس قدر تم اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر دل روشن ہوگا"۔ جس قدر تم یعنی احمدی اپنی قوت یقین کو بڑھاؤ گے اسی قدر تمہارے دل روشن ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود کے الفاظ یقیناً خدائی الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات لئے ہوئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن کے درمیان یہ سلسلہ پرورش پا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمایا کہ دلوں کو روشن کرنے کے لئے قوت یقین کو بڑھانے کی ضرورت ہے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری قوت یقین بڑھ رہی ہے؟ کیا ہمارے دل روشن ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری دین کی طرف رغبت ہے؟ کیا ہم (دینی) احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

بہت سے واقعات لوگ جو نئے احمدی ہو رہے ہیں لکھتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہماری روحانی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ ہماری نمازوں کی کیا کیفیت ہوگئی ہے۔ ہماری عملی حالتوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کے رویّے یکسر بدل گئے ہیں۔ پہلے جہاں گھروں میں فساد فتنہ، لڑائیاں جھگڑے ہوتے تھے، گھروں میں سکون اور امن پیدا ہو گیا ہے۔ دیکھیں کس طرح اور کس فکر کے ساتھ نئے شامل ہونے والے اپنے دین اور دینی حالت کے بارے میں سوچتے ہیں، فکر مند ہیں، تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں۔ یہی حالت ہم سب میں، ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود ایک جگہ ہمیں اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:
"قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا اُمید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرلو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو"۔ (اپنی جو دعائیں ہیں، جو ضروریات ہیں وہ اپنی زبان میں مانگو۔ سجدوں میں مانگو) "اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی"۔ فرمایا کہ "آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں، ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز تو بہت جلد جلد مرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لیے بیٹھے رہتے ہیں"۔ ...... فرمایا کہ "نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہوسکتا ہے۔ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جاوے اور اس کو اپنا عرض حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے (جب بادشاہ کے دربار میں گئے وہاں تو کچھ نہ کہا) لیکن جب دربار سے باہر جاوے تو اپنی درخواست پیش کرے اسے کیا فائدہ۔ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کرلیا کرو اور پورے آداب الدعا کو ملحوظ رکھو"۔

فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے......"۔ فرمایا کہ "یعنی دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جاوے" (اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں) "جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو۔ اس لئے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا۔ اَلرَّحْمٰن۔ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے۔ اَلرَّحِیْم۔ پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے"۔ فرمایا "...... ہر بدلہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ نیکی بدی سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے"۔ فرمایا "پورا اور کامل موحد تب ہی ہوتا ہے (انسان خدا تعالیٰ کی خدائے واحد کی پرستش کرنے والا تبھی ہوتا ہے) جب اللہ تعالیٰ کو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! حکام کے سامنے جا کر ان کو سب کچھ تسلیم کر لینا یہ گناہ ہے (تم دنیاوی حکام کے سامنے جاتے ہو، افسروں کے سامنے جاتے ہو تو ان کو سب کچھ سمجھ لینا یہ گناہ ہے) اور اس سے شرک لازم آتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حاکم بنایا ہے۔ (لیکن اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حاکم بنایا ہے ان سے کس طرح پیش آنا چاہئے) ان کی اطاعت ضروری ہے (جہاں تک حاکم کا سوال ہے ان کی اطاعت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حاکم بنایا ہے) مگر ان کو خدا ہرگز نہ بناؤ"۔ (یہ نہ سمجھو کہ صرف وہی تمہارے کام کریں گے۔ بعض اپنے افسروں کے سامنے بھی اس طرح مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں خوشامد کر رہے ہوتے ہیں کہ جس طرح نعوذ باللہ وہ خدا ہوں) فرمایا کہ "انسان کا حق انسان کو اور خدا تعالیٰ کا حق خدا تعالیٰ کو دو۔ پھر یہ کہو۔...... ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔...... ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیے اور وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے۔ اس دعا میں ان تمام گروہوں کے فضل اور انعام کو مانگا گیا ہے"۔ پھر فرمایا کہ "ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔ غرض یہ مختصر طور پر سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح پر سمجھ سمجھ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو اور پھر اسی مطلب کو سمجھ کر نماز پڑھو"۔ (یہ نماز پڑھنے کے آداب ہیں جنہیں سمجھنا چاہئے لیکن بعض لوگ جو تیزی میں پڑھتے ہیں وہ کیا سمجھتے ہوں گے) فرمایا کہ "طرح طرح کے حرف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ یقیناً سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آ ہی نہیں سکتی جب تک وہ نماز کو طوطے کی طرح پڑھتا ہے۔ روح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اس کو کمال کے درجہ تک پہنچاتی ہے"۔ فرمایا کہ "عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی اور نِدّ نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کر کے دکھاؤ"۔ (عقیدہ بھی یہ

ہو۔عمل بھی یہ ہو۔قول وفعل ایک ہوں تب ہی انسان ایک صحیح مومن بن سکتا ہے۔)

پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اس تعلیم کے مطابق ہمارے عمل اور سوچیں ہیں۔اگر نہیں تو فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بعد میں آنے والی قومیں ترقی کر کے ہم سے بہت آگے نہ نکل جائیں۔اللہ تعالیٰ کے قرب کو پا کر اتنی دُور نہ چلی جائیں کہ ہمیں جب احساس ہو کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں، ہماری نسلیں پیچھے رہ رہی ہیں تو پھر دہائیاں ان فاصلوں کو پورا کرنے میں لگ جائیں۔نسلوں کو اگلی نسلوں کو سنوارنے میں وقت لگ جائے۔یہ دیکھیں کہ کہیں اس دنیا میں ڈوب کر ہماری نسلیں بہت پیچھے نہ چلی جائیں۔ان ملکوں میں آ کر صرف دنیاداری کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں وہ بہرحال ادا کرنے فرض ہیں۔نمازیں جو ہیں بہرحال ادا کرنی ضروری ہیں اور سمجھ کر ادا کرنی ضروری ہیں۔پس یہ نہ ہو کہ ہماری نسلیں بہت پیچھے چلی جائیں اور نئے آنے والے ان انعامات کے وارث بن کر جن کا حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اپنے مقام کو ہم سے بہت بلند کر لیں۔

حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے،اس پر بہت کوشش کریں اور اس کو سمجھیں اور یہ سمجھنا اور اس پر کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور ان الفاظ پر بھی غور کریں کہ اپنی قوت یقین کو بڑھائیں اور دلوں کو روشن کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے پھر ان انعاموں کو حاصل کرنے والے بنیں۔یہ نہ ہو کہ پیچھے رہنے سے ان انعاموں سے محروم ہو جائیں۔حضرت مسیح موعود سے جو تعلق قائم ہوا ہے یہ کوشش کریں وہ کبھی نہ ٹوٹے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے والے ہوں۔حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت کا ایک فعال اور مضبوط حصہ بنیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ہمیشہ وارث بنتے چلے جائیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب صدر جماعت جمال پور ضلع خیرپور تحریر کرتے ہیں۔

گزشتہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں جمال پور کے 22 بچوں بچیوں اریبہ، بسمہ، دانیہ بچگان مکرم مبشر احمد صاحب، مناہل، رافع، ماریہ بچگان مکرم امجد علی صاحب، ہادیہ بنت خاکسار، دانش احمد ابن مکرم مولود احمد صاحب، بلال احمد، کشف بچگان مکرم فتح محمد صاحب، انیقہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب، نادیہ بنت مکرم منظور احمد صاحب، مقدس، عامر علی بچگان مکرم محمد طارق صاحب، ندیم احمد، وسیم احمد، صائمہ، سمرین، نعیم احمد بچگان مکرم غلام حسین صاحب، نصرت، کاشف بچگان مکرم عبدالجبار صاحب اور اندرا بنت مکرم صوف اوڈ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کو ملی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم محمد ادریس صاحب معلم وقف جدید مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6 نومبر 2015ء کو 3 بچوں ہمایوں رفیع، عمیر احمد، شہریار، 2 بچیوں غزالہ شاہد اور ماہا ارشد کی تقریب آمین کروائی گئی۔محترم خالد بھٹی صاحب انسپکٹر وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور سابقہ معلمین جبکہ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کی اہلیہ کے حصہ میں آئی۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پڑھنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم پروفیسر میاں منور احمد صاحب امیر ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

خداوند کریم کے فضل سے خاکسار کی بیٹی فطینہ منور واقفہ نو نے A لیول کے تمام مضامین میں A* حاصل کئے اور میڈیکل کے انٹری ٹیسٹ میں 950 نمبر حاصل کر کے شیخ زید میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل کیا ہے۔

اسی طرح خاکسار کے بیٹے عزیزم مصور احمد طالب علم O لیول چناب نگر کالج جھنگ نے مصوری کے مقابلے میں اول پوزیشن حاصل کی اور مبلغ -/1500 روپے نقد انعام پایا۔ اسی طرح مضمون نویسی کے مقابلہ میں دوم پوزیشن حاصل کی اور مبلغ -/1000 روپے انعام حاصل کیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب بحریہ ٹاؤن اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم غالب احمد عدنان صاحب انجینئر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ صدف بشارت صاحبہ بنت مکرم ملک بشارت احمد صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ مبلغ 90 ہزار سویڈن کرونا حق مہر پر محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ ربوہ نے مورخہ 11 نومبر 2015ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا اور دعا کروائی۔ ولیمہ کی تقریب اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں مورخہ 14 نومبر 2015ء کو ہوئی۔اس موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔دلہا حضرت میاں غلام محی الدین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بھیرہ کا پوتا اور مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کا نواسہ ہے۔جبکہ دلہن مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب بھیروی مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ہومیو ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب معلم سلسلہ آرام باڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

محترم صوفی محمد شریف احمد صاحب ہیلاں ضلع کوٹلی AK مورخہ 19 نومبر 2015ء کو بعمر 80 سال انتقال کر گئے۔مرحوم موصی تھے اپنی زندگی میں ہی تمام حسابات صاف کر دیئے تھے۔آپ کی نماز جنازہ مکرم طاہر غنی صاحب امیر ضلع کوٹلی نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہیلاں میں تدفین کے بعد دعا مکرم مبشر احمد شاد صاحب مربی ضلع نے کروائی۔ مرحوم کو خلافت سے بہت محبت تھی۔خلافت کی ہر آواز پر لبیک کہنا اپنے لئے عین سعادت سمجھتے تھے۔ مہمان نواز تھے۔مرکزی مہمانوں کا خاص خیال رکھتے۔مرکز احمدیت ربوہ سے بھی انہیں خاص لگاؤ تھا۔ بطور صدر جماعت احمدیہ آرام باڑی (پہلے آرام باڑی اور ہیلاں ایک ہی جماعت تھی)، سیکرٹری مال اور بطور ناظم انصاراللہ ضلع کوٹلی AK خدمت کی سعادت پائی۔مرحوم کی خواہش تھی کہ ان کی اولاد میں کوئی واقف زندگی ہو۔آپ کے پوتے عزیزم کامران رفیق صاحب نے جب جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔تو بہت خوشی کا اظہار کیا۔آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم صدیق احمد صاحب لندن، مکرم جمیل احمد صاحب ہیلاں، مکرم محمد رفیق صاحب ہیلاں، مکرم شوکت احمد صاحب لندن، مکرم اسرار احمد صاحب ہیلاں اور ایک بیٹی مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب صاحب ندھیری ضلع کوٹلی سوگوار چھوڑی ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا ندیم احمد صاحب ڈرائیور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب (اسیر راہ مولیٰ) چک نمبر 60 رب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم عبدالرؤف ملتانی صاحب معلم وقف جدید نے 60 رب کھیم سنگھ والا میں پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم سالک احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک سیرت صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ پیار کے ساتھ پیش آنے والی رحم دل خاتون تھیں۔مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم رانا شفیق احمد صاحب نصرت آباد ربوہ، مکرم رانا خالد نفیس احمد صاحب 60 رب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد اور خاکسار سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

ایم ٹی اے کے پروگرام

4 دسمبر 2015ء

5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	درس ملفوظات
6:10 am	یسرنا القرآن
6:30 am	دعوت الی اللہ سیمینار
7:30 am	سپینش سروس
8:00 am	پشتو مذاکرہ
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
12:55 pm	کسوٹی
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
4:45 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	وقف جدید کا تعارف
9:00 pm	درس ملفوظات
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء
10:45 pm	الحوار المباشر Live

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

''دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا''۔

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ کراچی عارضہ قلب کی وجہ سے نیشنل میڈیکل سنٹر میں زیر علاج ہیں۔

اسی طرح مکرم مظفر احمد صاحب حلقہ محمود آباد کراچی فالج کے باعث لیاقت نیشنل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں افراد کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود (ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور Fedax مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

ضرورت ہے
میٹرک، ایف اے پاس
چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم۔ یکم دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	11 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم دسمبر 2015ء

6:15 am	پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2010ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 2015ء (سندھی ترجمہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com